



حصہ غزل





پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے

اس نظم کی حد ریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غزل کی شاعری میں مطلع، مطلع معانی اور مقطع کو شناخت کر سکیں اور ان کے استعمال کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- مفہوم پر قرار رہتے ہوئے متن میں متبادلات سے واقف ہوتے ہوئے استعمال کر سکیں۔
- مجازی اور اصطلاحی محضر میں گفت گو کر سکیں۔
- مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچرسن کرکلام کے اہم نکات، تراکیب جملے، ممرے یا اشعار بر محل اور برجستہ استعمال کر سکیں۔
- مختلف سامعین اور مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۱۳۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھ سکیں۔
- نظم / غزل کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیانی، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

پڑھیں



پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
 جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے
 آگے اس متکبر کے ہم خدا خدا کیا کرتے ہیں
 کب موجود خدا کو وہ مغرور خود آرا جانے ہے
 عاشق سا تو سادہ کوئی اور نہ ہوگا دنیا میں
 جی کے زیاں کو عشق میں اس نے اپنا دارا جانے ہے
 چارہ کری بیماری دل کی رسم شہر حسن نہیں
 ورنہ دلبر ناداں بھی اس درد کا چارہ جانے ہے
 مہر و وفا و لطیف و عنایت ایک سے واقف ان میں نہیں
 اور تو سب کچھ طنز و کنایہ رمز و اشارہ جانے ہے
 کیا کیا فتنے سر پر اس کے لاتا ہے معشوق اپنا
 جس بے دل بے تاب و تواں کو عشق کا مارا جانے ہے

تشہ خوں ہے اپنا کتنا میر سبھی ناداں تلخی کش

دم دار آب تیغ کو اس کے آب گوارا جانے ہے
(کلیات میر تقی میر)

میر تقی میر (۱۷۲۳ء-۱۸۱۰ء)

اصل نام میر محمد تقی اردو کے عظیم شاعر تھے۔ میر ان کا تخلص تھا۔ اردو شاعری میں میر تقی میر کا مقام بہت اونچا ہے۔ انھیں ناقدین و شعراء متاخرین نے خدائے سخن کے خطاب سے نوازا۔ وہ اپنے زمانے کے ایک منفرد شاعر تھے۔ آپ کے متعلق اردو کے عظیم الشان شاعر مرزا غالب نے لکھا ہے۔ میر تقی میر، آگرہ میں ۱۷۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام محمد علی تھا لیکن علی متقی کے نام سے مشہور تھے۔ اور درویش گوشہ نشین تھے۔ میر نے ابتدائی تعلیم والد کے دوست سید امان اللہ سے حاصل کی مگر مزید تعلیم سے پہلے جب میر ابھی نو برس کے تھے وہ چل بے تب ان کے بعد ان کے والد نے خود تعلیم و تربیت شروع کی۔ مگر چند ماہ بعد ہی ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ یہاں سے میر کی زندگی میں رنج و الم کے طویل باب کی ابتدا ہوئی۔

ان کے سوتیلے بھائی محمد حسن نے اچھا سلوک نہ کیا۔ تلاش معاش کی فکر میں دہلی پہنچے اور ایک نواب کے ہاں ملازم ہو گئے۔ مگر جب نواب موصوف ایک جنگ میں مارے گئے تو میر آگرہ لوٹ آئے۔ لیکن گزراؤقات کی کوئی صورت نہ بن سکی۔ چنانچہ دوبارہ دہلی روانہ ہوئے اور اپنے خالو سراج الدین آرزو کے ہاں قیام پزیر ہوئے۔ سوتیلے بھائی کے اکسانے پر خان آرزو نے بھی پریشان کرنا شروع کر دیا۔ کچھ غم دوراں، کچھ غم جاناں سے جنوں کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ میر کا زمانہ شورشوں اور فتنہ و فساد کا زمانہ تھا۔ ہر طرف تنگدستی و مشکلات برداشت کرنے کے بعد بالآخر میر گوشہ عاقبت کی تلاش میں لکھنؤ روانہ ہو گئے۔ اور سفر کی صعوبتوں کے بعد لکھنؤ پہنچے۔ وہاں ان کی شاعری کی دھوم مچ گئی۔ نواب آصف الدولہ نے تین سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور میر آرام سے زندگی بسر کرنے لگے۔ لیکن تندرستی کی وجہ سے کسی بات پر ندامت ہو کر دربار سے الگ ہو گئے۔ آخری تین سالوں میں جوان بٹی اور بیوی کے انتقال نے صدمات میں اور اضافہ کر دیا۔ آخر اقلیم سخن کا یہ حرماں نصیب شہنشاہ ۸۷ سال کی عمر پر ۱۸۱۰ء میں لکھنؤ کی آغوش میں ہمیشہ کے لیے سو گیا۔

مشق



۱۔ شاعر کی تکنیک مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

- الف۔ میر تقی میر کی شاعری کے اہم موضوعات کون سے ہیں؟
- ب۔ غزل کے مطالعے میں علم بیان اور علم بدیع کی کون سی اصطلاح استعمال کی گئی ہے؟ نشان دہی اور وضاحت کریں؟
- ج۔ "آگے اس متکبر کے ہم خدا خدا کیا کرتے تھے" میر تقی میر نے اس مصرعے میں جو لفظی خوبصورتی پیدا کی ہے۔ اس کی وضاحت کریں۔
- د۔ میر تقی میر نے عاشق کو دنیا کا سادہ انسان کیوں کہا ہے؟
- و۔ مہر و وفا و لطف و عنایت ایک سے واقف ان میں نہیں "میر تقی میر نے اس میں" ایک سے واقف نہ ہونا، کن معنوں میں استعمال کیا ہے؟

لغت میں لغوی معانی کے علاوہ کسی لفظ کے مجازی معانی بھی ملتے ہیں۔ ان کو لغوی معنوں کے بعد درج کیا جاتا ہے۔ مجازی معانی کسی لفظ کے ایسے معانی کو کہتے ہیں جن کا اصل / حقیقی مطلب سے بہت دور کا تعلق ہو۔ مثلاً: ماں بچے کے لیے کہے: میرا چاند آگیا۔ اس جملے میں چاند کا لفظ اپنے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی خوب سورتی کی وجہ سے ماں نے بچے کو مجازی معنوں میں 'چاند' کہا۔

کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے لغوی اور مجازی معنوں کے ساتھ ساتھ دیگر مفہام میں اصطلاحی معانی بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً 'چال' کے لغوی معانی ہیں دھوکا اور فریب۔ اسی طرح اصطلاح میں شطرنج کے ایک مہرے کو ایک گھر سے دوسرے گھر لے جانے کو بھی 'چال' کہتے ہیں۔ 'مطلع' کے لغوی معانی ہیں: طلوع ہونے کی جگہ یا موسم کی کیفیت۔ لیکن اصطلاح میں 'مطلع' غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو کہتے ہیں، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ یا ہم قافیہ ہم ردیف ہوں۔

۲۔ محضر کے مختلف انداز سے آپ گزشتہ صفحات میں واقفیت حاصل کر چکے ہیں۔ مجازی اور اصطلاحی محضر کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل تراکیب کو استعمال میں لا کر طلبہ آپس میں گفتگو کریں۔

اگلیوں پر چھانا، سبز باغ دکھانا، صبر ایوب جام جم، آفتاب کو چراغ دکھانا، اینٹ سے اینٹ بھانا، سبز باغ دکھانا، آتش نمرود

۳۔ میر تقی میر کی غزل "دیکھ تو دل سے کہ جاں سے اٹھتا ہے" کو مہدی حسن نے بڑی خوب صورتی سے گایا ہے۔ ایک خوش آواز طالب علم توجہ سے سنے اور دیگر ساتھی طلبہ کے سامنے گنگنائے۔ باقی طلبہ اس غزل کو سن کر کلام کے اہم نکات، تراکیب، مصرعے یا اشعار بر محل اور برجستہ استعمال کر کرنے کی مشق کریں۔

۴۔ مطلع مطلع جانی، مقطع

غزل یا قصیدے کو پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ یا ہم قافیہ ردیف ہوتے ہیں اگر مطلع کے بعد کے شعر میں بھی مطلع جیسا اہتمام ہو تو اسے مطلع جانی کہیں گے

غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مقطع کہلاتا ہے۔ مثلاً: احمد ندیم قاسمی کی درج ذیل غزل میں مطلع، مطلع جانی اور مقطع کی مثالیں ملاحظہ کریں۔

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا

میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

(مطلع)

تیرا در چھوڑ کے میں اور کدھر جاؤں گا

گھر میں گھر جاؤں گا صحرا میں بکھر جاؤں گا

(مطلع جانی)

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم
مجھ تو جاؤں گا مگر صبح صبح تو کر جاؤں گا
(مقطع)

۵۔ درج ذیل شعر کی نثر بنائیے اور اس کا مفہوم برقرار رکھتے ہوئے مقابلات سے واقف ہوتے ہوئے استعمال کریں۔

مہر و وفا و لطف و عنایت ایک سے واقف ان میں نہیں
اور تو سب کچھ طنز و کنایہ ، رمز و استعارہ جانے ہے

۶۔ اس غزل کے مطلع اور مقطع کی نشان دہی کریں اور ان کی اشعار کے حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

۷۔ کالج ہاں میں ہونے والے تقریری مقابلے میں مختلف سامعین اور مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل موضوعات میں سے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۱۳۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر کریں۔

الف۔ مسئلہ کشمیر ب۔ بدعنوانی کی لعنت اور اس کا خاتمہ ج۔ سوشل میڈیا کے آداب

سرگرمی 

کالج لائبریری سے فراق گورکھ پوری کی غزلیات کا مجموعہ جاری کرائیں اور اس میں سے ایک ایسی غزل منتخب کر کے جماعت کے دیگر طلبہ کو سنائیں جس میں مطلع، مطلع ثانی اور مقطع کا خصوصی اہتمام ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

• طلبہ کو میر تقی میر کے ذاتی حالات کے ان کی شاعری پر اثرات کے حوالے سے آگاہ کریں۔

